بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿اعتکاف کے فضائل﴾

الحمد للہ الذی ما خلق الجن و الانس الا لیعبدون و یھدیھم الانبیاء و المرسلون و الصلوہ و السلام علیھم و علی سیدنا المعلوم و المامون و علی آلہ و صحبہ المکرمون

اللہ تبارک وتعالی ارشادفرماتا ہےو لاتباشروھن و انتم عاکفون فی المساجد اورعورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤجب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو(سورۂ بقرہ آیت ۱۸۷)اس آیت کریمہ سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

(۱)ایک یہ کہ اعتکاف کے لئے مسجد ہونا ضروری ہے غیر مسجد میں اعتکاف جائزنہیں خواہ معتکف مرد ہو یا عورت اوران کا جنابت اور حیض ونفاس سے پاک ہونا بھی ضروری ہے کہ مسجد میں داخل ہونے کے لئے یہ چیزیں منافی ہیں۔(۲)دوسری بات یہ کہ حالت اعتکاف میں عورتوں سے مباشرت ممنوع وناجائز ہے اگرعورتیں اعتکاف کریں توا پنے شوہروں سے اور مرد معتکف ہوں توانہیں اپنی بیویوں سے مباشرت ممنوع وناجائز ہے۔

اعتکاف خود ہمارے نبی ﷺ نے بھی کیا اوراس کی تاکید بھی فرمائی ہے چنانچہ بہت سی احادیث مبارکہ اس بات پر ناطق ہیں برکت کے لئے چند حدیثیں لکھی جاتی ہیں

(۱)عن عائشة أن النبی ﷺ کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی توفاہ اللہ ثم اعتکف ازواجہ من بعد (بخاری، مسلم) ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالی نے انہیں وفات عطا فرمادی پھر آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالی عنہن اعتکاف کرتی تھیں(بخاری ومسلم)

(۲)عن ابی ھریرۃ قال ......و کان یعتکف کل عام عشرا فاعتکف عشرین فی العام الذی قبض (بخاری) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر سال دس دن کا اعتکاف کرتے تھے اوروفات کے سال بیس دن کا اعتکاف فرمایا(بخاری)

(۳) عن عائشة قالت کان رسول اللہ ﷺ اذا اعتکف ادنی الی رأسہ و ھو فی المسجد فارجلہ و کان لایدخل البیت الا لحاجة الانسان (بخاری، مسلم) ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے

کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف فرماتے تو اپنا سر مبارک میرے قریب کر دیتے اور خود مسجد میں ہوتے میں انہیں کنگھا کر دیتی اور حضور گھر میں داخل نہ ہوتے مگر انسانی حاجت کے لئے۔

(۴) عن عائشة قالت السنة على المعتكف أن لايعود مريضا و لايشهد جنازة و لايباشرها و لايخرج لحاجة الا لما لابد منه و لا اعتكاف الا بصوم و لا اعتكاف الا فى المسجد جامع (ابو داؤد) ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں معتکف پر سنت ہے کہ نہ مریض کی عیادت کو جائے نہ جنازہ میں جائے نہ عورت کو ہاتھ لگائے اور نہ اس سے مباشرت کرے اور نہ حاجت کے لئے جائے مگر اس حاجت کے لئے جو ضروری ہے اور اعتکاف بغیر روزہ کے نہیں اور اعتکاف جماعت والی مسجد میں کرے۔

(۵) عن ابن عباس أن رسول الله ﷺ قال فى المعتكف و هو يعتكف الذنوب و يجزى له من الحسنات كعامل الحسنات كلها (ابن ماجه)

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معتکف کے بارے میں فرمایا وہ گناہوں سے باز رہتا ہے اور نیکیوں سے اسے اس قدر ثواب ملتا ہے جیسے اس نے تمام نیکیاں کیں (ابن ماجہ)

(٦) عن ابن على من اعتكف فى رمضان عشرة ايام كان كحجتين و عمرتين (بيهقى شعب الايمان)

امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف کر لیا تو ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عمرے کئے (بیہقی)

(٦) من اعتكف ايمانا و احتسابا غفر له ماتقدم من ذنبه (جامع صغير ص ٦ ١ ٥)

جو ایمان کی وجہ سے اور ثواب کے لئے اعتکاف کرے گا تو اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دئے جائیں گے

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں (۱) سنت مؤکدہ (۲) واجب (۳) نفلی

ان میں سے ہر کا الگ الگ قسموں میں ان کی شرطوں اور مکمل احکام کے ساتھ بیان ہوگا پھر مردوں اور عورتوں کے اعتکاف کا حکم علیحدہ دو قسموں میں بیان ہوگا

(۱) مسنون اعتکاف کا بیان

مسنون اعتکاف کی تعریف بیسویں رمضان کے آفتاب ڈوبنے کے پہلے سے عید کے چاند نظر آنے تک اعتکاف کی

نیت سے مسجد میں ٹھہرنا۔

مسنون اعتکاف سنت کفایہ ہے یعنی شہر کے کسی علاقہ سے کسی نے سنت اعتکاف نہ کیا تو سب گناہ گار ہوں گے اور اگر ایک نے بھی کرلیا تو سب بری الذمہ ہوجائیں گے اس اعتکاف کے لئے بیسویں رمضان کا سورج ڈوبنے سے پہلے مسجد میں داخل ہوجانا ضروری ہے ورنہ اعتکاف نہ ہوگا۔

سنت مؤکدہ اعتکاف کی نیت **نَوَیْتُ اَنْ اَعْتَکِفَ سُنَّۃَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ** میں نے رمضان کے آخری عشرہ کے سنت اعتکاف کی نیت کی۔

سنت مؤکدہ اعتکاف کی شرطیں سنت مؤکدہ اعتکاف کی سات شرطیں ہیں یعنی ان شرطوں میں سے ہر شرط کا ہونا ضروری ہے ورنہ اعتکاف نہ ہوگا۔

(۱) معتکف کا صحیح العقیدہ مسلمان ہونا (۲) عاقل ہونا (۳) اعتکاف کی نیت کرنا (۴) مسجد میں ہونا (۵) روزہ دار ہونا (۶) جنابت سے پاک ہونا (۷) عورت کا حیض ونفاس سے پاک ہونا۔

لہذا کافر کا اعتکاف صحیح نہیں کہ وہ اس کا اہل نہیں نا سمجھ بچے اور مجنون کا بھی اعتکاف صحیح نہیں کہ حضور نے مسجدوں کو بچوں اور پاگلوں وغیرہما سے بچانے کا حکم فرمایا (ابوداؤد وطبرانی) اور یہ اس کے اہل بھی نہیں بالغ ہونا اعتکاف کے لئے ضروری نہیں سمجھدار بچوں کو اعتکاف کرنے اور مسجد کے آداب ملحوظ رکھنے کی تربیت دی جائے۔ نیت کے بغیر کوئی عبادت مقصودہ ادا نہیں ہوسکتی ہے۔

عبادت مقصودہ اس عبادت کو کہتے ہیں جو دوسری عبادت کے لئے وسیلہ وذریعہ نہ بنے۔

عبادت غیر مقصودہ وہ عبادت ہے جو دوسری عبادت کے لئے وسیلہ وذریعہ ہو مثلاً وضو اور نماز دونوں ہی عبادت ہیں مگر وضو غیر مقصودہ عبادت ہے اور نماز عبادت مقصودہ ہے کہ نماز کسی دوسری عبادت کے لئے شرط وذریعہ وغیرہ نہیں اور وضو دوسری عبادت کے لئے وسیلہ وشرط ہے۔

نیت دل کے پختہ ارادہ کو کہتے ہیں زبان سے ادا کرنا ضروری نہیں البتہ مستحب ضرور ہے زبان سے کہہ لیا جائے تو بہتر اور ثواب میں اضافہ ہوگا۔ اعتکاف مسجد ہی میں کرنا ضروری ہے اگرچہ اس میں جمعہ اور نماز پنجگانہ قائم نہ ہوتی ہو۔ عورتوں کو مسجد شرعی میں اعتکاف کرنا ممنوع ومکروہ ہے بلکہ انہیں مسجد بیت میں اعتکاف کرنا شرط وضروری ہے عورتوں کے لئے گھر میں نماز کے لئے ایک جگہ مقرر کرنا مستحب ہے اور جب تک نماز کے لئے کوئی جگہ مقرر نہ ہو عورتوں کا اعتکاف نہیں ہوسکتا ہے۔

سنت مؤکدہ اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے یہی وجہ ہے کہ جن کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ورخصت ہے اگر وہ بغیر روزہ سنت مؤکدہ اعتکاف کریں گے تو مسنون اعتکاف نہ ہوگا مثلاً مسافر کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ورخصت ہے اگر یہ روزہ نہ رکھتے ہوئے سنت مؤکدہ اعتکاف کرنا چاہے تو نہیں کرسکتا البتہ نفلی اعتکاف کرسکتا ہے تمام مسلمانوں کو حدث اکبر (جنابت) سے پاک ہونا ضروری ہے اور غسل فرض ہو جانے کے بعد غسل میں تاخیر ممنوع ہے حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جس گھر میں جب ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے اور اگر تاخیر اتنی ہوگئی کہ اب نماز کا وقت اخیر آگیا تو اس پر فوراً ہی غسل کرنا فرض ہے اب تاخیر سخت گناہ ہے ایسے شخص کو بغیر غسل کے مسجد میں داخل ہونا حرام ہے اگر ایسی حالت میں مسجد میں بہ نیت اعتکاف داخل ہوا اور آفتاب ڈوب گیا تو اعتکاف بھی نہ ہوا اور گناہ گار بھی ہوا کہ فعل حرام کا مرتکب ہوا اسی طرح عورت کا جنابت اور حیض ونفاس سے بھی پاک ہونا ضروری ہے البتہ اگر حالت اعتکاف میں احتلام وغیرہ سے جنابت لاحق ہو جائے تو فوراً اسی جگہ تیمم کر کے غسل کرنے چلا جائے اور سنت طریقہ پر غسل کر کے یعنی صابن استعمال کئے اور میل چھوڑائے بغیر بلا تاخیر فوراً مسجد میں واپس آجائے ورنہ اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

اعتکاف مسنون کے احکام و مسائل

سنت مؤکدہ اعتکاف کرنے والا دوران اعتکاف مسجد کی حدود ہی میں رہے بلا عذر حدود مسجد سے ہرگز نہ نکلے ورنہ اعتکاف فاسد ہوجائیگا۔اس جگہ مسجد کی حدود کا ذکر کرنا انتہائی ضروری ہے۔

حدود مسجد مسجد شرعی اس جگہ کو کہتے ہیں جو نماز کی ادائیگی کے لئے متعین کی گئی ہے۔یعنی محراب سمیت قبلہ کی دیوار سے سیڑھیوں تک اسی طرح شمالی دیوار سے جنوبی دیوار تک اسی کو حدود مسجد کہتے ہیں سیڑھیاں مسجد سے خارج ہیں صحن مسجد بھی مسجد ہی ہے طہارت خانے اور دوسرے کاموں کے لئے جو جگہیں مسجد کی زمین میں ہیں وہ بھی مسجد سے خارج ہیں وہاں بغیر عذر جانے سے اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

تنبیہ بعض حضرات محراب کو مسجد سے خارج جانتے ہیں یہ بالکل باطل و بے بنیاد بات ہے محراب وسط مسجد کو کہتے ہیں اور طاق محض بیچ بتانے کے لئے بنائی جاتی ہے۔اور بعض حضرات کا حال یہ ہے کہ اصل مسجد اور فنائے مسجد تمام جگہ کو مسجد کی حدود بتاتے ہیں یہ بھی سخت غلطی ہے۔

اصل مسجد وہ حصہ جسے محض نماز کے لئے متعین کیا گیا جہاں حائضہ ونفساء اور جنب کا آنا ممنوع ہے جبکہ اس کے علاوہ جو

مقامات ہیں ان میں جانے کی اجازت ہے۔

فنائے مسجد مسجد کی ملکیت کا وہ حصہ جو نماز کے علاوہ دوسری ضروریات اور مصالح مسجد کے لئے ہو مثلاً وضوخانہ، استنجاء خانہ، غسلخانہ، سیڑھی، خادم، مؤذن اور امام کے حجرے وفیملی روم، گودام وغیرھا ان تمام مقامات میں جنب، نفساء اور حائضہ کا جانا بلاشبہ جائز ہے لیکن ان مقامات میں سنت مؤکدہ اعتکاف کرنے والا بلا عذر شرعی ہرگز نہیں جاسکتا اگر جائے گا تو اعتکاف ٹوٹ جائیگا۔

معتکف حضرات کو اعتکاف کرنے سے پہلے ہی جس مسجد میں اعتکاف کرنا ہے اس مسجد کی انتظامیہ سے حدود مسجد وفنائے مسجد کو خوب اچھی طرح سمجھ لینا ضروری ہے تاکہ اعتکاف صحیح طریقہ پر ادا کرسکیں اور خود امام مسجد کو چاہیئے کہ معتکف حضرات کی ایک خاص نشست منعقد کرکے حدود مسجد اور اعتکاف سے متعلق تمام ضروری مسائل سے آگاہ کردے۔ بعض مسجدوں میں صحن مسجد کے بیچ میں حوض ہوتا ہے معتکف حدود مسجد کے اس حوض میں بلا عذر شرعی نہیں جاسکتا کہ اعتکاف ٹوٹ جائیگا اور مسجد سے متصل جنازہ گاہ میں بھی معتکف کو جانا ممنوع اور مفسد اعتکاف ہے۔

مسجد سے باہر نکلنے کے عذر یعنی وہ ضروریات کہ جن کو پوری کرنے کے لئے مسجد سے نکلنے کی شرعاً اجازت ہے وہ تین (۳) ہیں (۱) **شرعی** (۲) **طبعی** (۳) **مجبوری**۔ اس عذر کے بغیر مسجد سے نکلنا ممنوع ہے اور نکلنے سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا اگرچہ بھول کر نکلے۔

(۱) **عذر شرعی** معتکف کو مسجد سے باہر نکلنے کے شرعی عذر دو قسم کے ہیں

(۱) جمعہ کی ادائیگی کے لئے نکلنا (۲) اذان دینے کے لئے نکلنا۔

پہلا عذر شرعی جمعہ کی ادائیگی کے لئے جامع مسجد جانے کی اجازت اسی وقت ہے جبکہ جس مسجد میں اعتکاف کیا ہے وہاں جمعہ نہ ہوتا ہو اگر اس مسجد میں جمعہ ہوتا ہے تو دوسری مسجد میں جمعہ کے لئے اس مسجد سے نکلتے ہی اعتکاف فاسد ہو جائے گا جمعہ اگر قریب کی مسجد میں ہوتا ہے تو اذان ثانی سے اتنی پہلے جائے کہ جمعہ سے قبل کی سنتیں پڑھ سکے اور اگر جامع مسجد دور ہو تو اپنے اندازے کے مطابق اتنی پہلے جائے کہ اذان ثانی سے پہلے جمعہ سے قبل کی سنتیں پڑھ سکے اس سے زیادہ پہلے نہ جائے اور وہاں فرض اور بعد کی چار یا چھ رکعتیں پڑھکر فوراً آجائے تاخیر کرکے آئے گا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا حتی کہ اگر احتیاطی ظہر پڑھنی ہے تو اعتکاف والی مسجد میں آکر پڑھے البتہ اگر بقیہ اعتکاف وہیں پورا کرنے کا ارادہ ہوگیا تو ٹھہرنے سے اعتکاف نہ ٹوٹے گا لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔

دوسرا عذر شرعی دوسرا عذر شرعی اذان دینے کے لئے مسجد سے اذان گاہ (فنائے مسجد) اذان دینے کے لئے جانا ہے اذان

گاہ پر معتکف کواسی وقت جانے کی اجازت ہے کہ اذان گاہ کا راستہ مسجد کے اندر سے ہوالبتہ مؤذن کو بہر دوصورت جانے کی اجازت ہے خواہ راستہ مسجد کے اندر سے ہو یا بیروں مسجد سے۔ اس مقام پر صدرالشریعہ بدرالطریقہ سیدی وسندی وجدی مفتی ابوالعلاء حکیم محمد امجد علی علیہ رحمۃ القوی اعظمی نے درمختار وردالمختار کے حوالہ سے یوں تحریر فرمایا ہے،، حاجت شرعی مثلاً عید یا جمعہ کے لئے جانا یا اذان کہنے کے لئے منارہ پر جانا جبکہ جانے کے لئے باہر ہی سے راستہ ہواور اگر منارہ کا راستہ اندر سے ہوتو غیر مؤذن بھی منارہ پر جاسکتا ہے مؤذن کی تخصیص نہیں،، اس موقع پر فقہاء نے جو عید کا ذکر فرمایا ہے وہ اس بناء پر فرمایا ہے کہ نذر کا اعتکاف اگر عید کے دن کرے تو ایک روایت کے مطابق درست وصحیح ہے مگر جو شخص ایسے دنوں (عیدالفطر اور ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ) میں اعتکاف کی نذر مانے تو وہ دوسرے دنوں میں اسکی قضا کرے اور قسم کا کفارہ ادا کرے۔ مؤذن اور غیر مؤذن کے دو مفہوم ہوسکتے ہیں پہلا مفہوم یہ ہے کہ مقررہ مؤذن اور غیر مقررہ مؤذن دوسرا مفہوم یہ ہے کہ اذان دینے کی غرض سے جو شخص بھی جائے وہ مؤذن ہے خواہ مقرر ہو یا نہ ہو بہر صورت اذان دینے اور سحری کے اعلان کی غرض سے جانے والا اذان گاہ پر مسجد کے اندر سے راستہ ہو یا باہر سے جاسکتا ہے کہ یہ عذر شرعی ہے لیکن اس کے سوادوسرے مقصد کے لئے اندر سے راہ ہونے کی صورت میں جاسکتا ہے باہر سے راستہ ہوتو نہیں جاسکتا کہ وہ مقام اعتکاف کے معاملہ میں مسجد ہی کے حکم میں ہے اسی طرح حوض کی فصیل مسجد سے خارج ہے مگر اس معاملہ میں مسجد کے حکم میں ہے امام اہل سنت احکام شریعت میں تحریر فرماتے ہیں،، فصیل حوض مسجد سے خارج ہے،، (ص ۱۹۶) اسی میں ہے فصیل مسجد بعض باتوں میں حکم مسجد میں ہے معتکف بلاضرورت اس پر جاسکتا ہے اس پر تھوکنے یا ناک صاف کرنے یا کوئی نجاست ڈالنے کی اجازت نہیں بیہودہ باتیں قہقہے سے ہنسنا وہاں بھی نہ چاہئے اور بعض باتوں میں حکم مسجد میں نہیں اس پر اذان دیں گے اس پر بیٹھ کر وضو کرسکتے ہیں (ص ۱۳۳)۔

الحاصل فنائے مسجد کی دو قسم ہے (۱) بعض وہ مقامات جو اعتکاف کے معاملے میں مسجد کے حکم میں ہوتے ہیں اور یہ وہ مقامات ہیں کہ جہاں ہر وہ کام ممنوع ہے جو مسجد میں ممنوع ہے مثلاً پیشاب وغیرہ کرنا (۲) بعض وہ مقامات ہیں جو اعتکاف کے حق میں مسجد کے حکم میں نہیں مثلاً طہارت خانہ وضوخانہ وغیرہما۔

(۲) **عذر طبعی** معتکف کو مسجد سے نکلنے کا دوسرا عذر طبعی ہے وہ حاجت جو مسجد میں کسی طرح پوری نہ ہوسکے مثلاً پیشاب، پاخانہ، استنجاء اور وضو وغسل مگر غسل اور وضو کے لئے مسجد سے نکلنے کی شرط یہ ہے کہ یہ دونوں کام مسجد کے اندر نہ ہوسکتے ہوں یعنی کوئی ایسی چیز نہیں کہ جس میں وضو اور غسل کا پانی اس طرح روکنا ممکن ہو کہ مسجد میں پانی کی کوئی بوند نہ گرے کہ وضو غسل کا پانی مسجد میں گرانا

ناجائز ہے لہذا اگر ٹب وغیرہ موجود ہو کہ اس میں وضو و غسل اس طرح کر سکتا ہے کہ مسجد میں کوئی چھینٹ نہ گرے تو اس کام کے لئے مسجد سے معتکف کو نکلنا جائز نہیں اب نکلے گا تو اعتکاف ٹوٹ جائیگا۔ بعض مسجدوں کے صحن میں حوض ہوتے ہیں اس جگہ وضو کرنے کے بجائے وضو خانہ میں چلا گیا تو بھی اعتکاف ٹوٹ جائیگا اسی طرح اگر وہاں غسل فرض ممکن ہو کہ مسجد میں چھینٹ نہ گرے تو غسل خانہ میں جانے سے اعتکاف ٹوٹ جائیگا۔

(۳) **عذر مجبوری** معتکف کو مسجد سے باہر نکلنے کا تیسرا عذر مجبوری وضروری ہے۔ وہ عذر جس کی وجہ سے مسجد میں ٹھہرنا ناممکن ہو جائے مثلاً مسجد گر گئی یا کوئی زبردستی مسجد سے نکالدے تو اس مسجد سے نکل کر فوراً دوسری مسجد میں چلا جائے اس صورت میں مسجد سے نکلنا اعتکاف کو فاسد نہیں کرتا لیکن اس مسجد سے نکلنے کے بعد دوسری مسجد کے سوا کہیں اور نہ جائے اور نہ راستہ میں رکے اور نہ ہی بات چیت کرے حتیٰ کہ کسی سے عذر بھی بتانے لئے نہ رکے کہ اس سے اعتکاف باطل ہو جائے گا۔ اسی طرح کسی عذر کے لئے مسجد سے نکلا اور راستہ میں کسی نے روک لیا یا پکڑ لیا مثلاً قرض خواہ نے روک لیا یا کسی جرم میں گرفتار ہو گیا تو ان سب صورتوں میں بھی اعتکاف ٹوٹ جائیگا۔

﴿ضروری تنبیہ﴾

جب معتکف اپنی ضرورت یعنی جمعہ، اذان اور اسی طرح وضو، غسلِ فرض اور پیشاب، پاخانہ وغیرھا کے لئے مسجد سے باہر گیا تو اس کام سے فارغ ہوتے ہی فوراً بلا تاخیر مسجد میں واپس آجائے کہ ضرورت پوری ہونے کے بعد رکنے کی اجازت نہیں اگر رک گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائیگا۔ اگر کسی نے ایسی مسجد میں اعتکاف کیا جہاں پنجوقتہ نماز نہیں ہوتی تو جماعت کے لئے دوسری مسجد میں جانے کی اجازت ہے اس سے اعتکاف نہ ٹوٹے گا مگر وہیں جماعت مسنونہ کا اھتمام کیا جائے اذان واقامت کے ساتھ تو زیادہ بہتر ہے کہ یہ مسجد بھی آباد ہو جائے گی۔ مظلوم کی فریاد رسی یا کسی کو ہلاکت سے بچانے مثلاً ڈوبنے یا جلنے والے کو بچانے کے لئے مسجد سے باہر نکلا یا گواہی دینے یا جہاد فی سبیل اللہ کے لئے سارے مسلمانوں کے بلاوے پر نکلا یا کسی مریض کی عیادت یا نمازِ جنازہ کے لئے گیا اگرچہ دوسرا پڑھانے والا نہ ہو جب بھی ان تمام صورتوں میں اعتکاف ٹوٹ جائیگا۔

سنت مؤکدہ اعتکاف توڑنے کا حکم سنت مؤکدہ اعتکاف کے ٹوٹنے کی وجوہات اوپر بیان کر دی گئی ہیں مختصر یہ کہ بغیر عذرِ شرعی وطبعی یا مجبوری قصداً یا بھول کر اصلِ مسجد سے نکلنا اعتکاف کو فاسد و باطل کر دیتا ہے اور ایک دن کی قضا معتکف پر لازم ہے یعنی جس دن توڑا اسی دن کی قضا کرنی ہوگی سب دن کی قضا نہیں اگرچہ پہلے ہی دن ٹوٹے یا دو، چار دن بعد یا آخری دن بہر

صورت ایک ہی دن کی قضا ہے اور یہ قضا اسی رمضان میں اور غیر رمضان یا آئندہ رمضان میں جب چاہے کرسکتا ہے سال کے پانچ دن (عید فطر، ۱۰ تا ۱۳ ذی الحجہ) کے علاوہ اور اس کے لئے روزہ شرط ہے بغیر روزہ اعتکاف کی قضا نہیں ہوسکتی لیکن جتنی جلد ادا کرلیا جائے اچھا ہے کہ کب موت آجائے اور آدمی اپنے ذمہ حق اللہ بقایا لے جائے۔ قضا اعتکاف کے لئے بھی غروب آفتاب سے پہلے مسجد میں نیت کے ساتھ داخل ہونا ضروری ہے اگر اعتکاف جان بوجھ کر بغیر کسی عذر توڑا ہے تو یہ گناہ ہے اس سے توبہ بھی کرنی ہوگی۔

قضا اعتکاف کی نیت کا طریقہ نَوَیْتُ اَنْ اَعْتَکِفَ قَضَاءَ السُّنَّةِ مِنْ رَمَضَانَ میں نے رمضان کے قضا سنت اعتکاف کی نیت کی۔

اعتکاف توڑنے کے عذر مندرجہ ذیل چند صورتوں میں اعتکاف توڑنے کی اجازت ہے جس کی تمام صورتوں میں قضا لازمی ہے البتہ توڑنے کا گناہ نہ ہوگا

(۱) اعتکاف کے دوران کوئی ایسی بیماری لاحق ہوجائے کہ جس کا علاج مسجد سے نکلے بغیر نہ ہوسکے گا مثلاً اسپتال لے جانا ضروری ہوگیا یا ڈاکٹر کا مسجد میں لانا ممکن نہیں تو اس صورت اعتکاف توڑنے کی اجازت ہے۔

(۲) کسی کے ہلاک ہونے کا اندیشہ ہو اور معتکف کے علاوہ کوئی اور اسے بچانے پر قادر نہیں تو معتکف کو اعتکاف توڑنے کی اجازت ہے مثلاً کوئی کوئیں میں گر رہا ہو، ڈوب رہا ہو، آگ میں جل رہا ہو وغیرہ۔

(۳) کسی وجہ عدالت یا جیل جانا پڑے

(۴) معتکف کو کوئی زبردستی مسجد سے باہر کردے اور دوسری مسجد نہیں کہ جہاں اعتکاف کرسکے۔

(۵) کسی کی حق تلفی ہورہی ہو اور فیصلہ اسی کی گواہی کے موقوف ہو تو اعتکاف توڑنے میں گناہ نہیں۔

(۶) نماز جنازہ پڑھانے والا کوئی نہ ہو۔

(۷) اپنے قریبی رشتہ دار (ماں، باپ، بھائی، بہن، بیوی یا شوہر) کے انتقال میں (۸) جہاد فرض عین ہوچکا ہو۔

(۲) ﴿واجب اعتکاف کا بیان﴾

اعتکاف کی دوسری قسم واجب ہے یعنی اگر کوئی مرد یا عورت اعتکاف کرنے کی منت مانے تو یہ اعتکاف واجب ہوجاتا ہے منت کی دو قسم ہے (۱) معلق یعنی عبادت اپنے ذمہ لازم کرنے کو کسی کام کے ہونے پر موقوف کرے مثلاً کہے فلاں کام ہوگیا تو اتنے دنوں کا اعتکاف کرے گا تو اب کام ہوجانے کی صورت میں اتنے دنوں کا اعتکاف کرنا اس پر واجب ہوجائے گا (۲) مطلق یعنی

عبادات اپنے ذمہ کسی کام کے ہونے نہ ہونے پر موقوف نہ کرے بلکہ اللہ کے لئے اپنے اوپر اتنے دن کا اعتکاف یا روزہ واجب کرے۔ یہاں منت کے چند ضروری احکام بیان کرنا ضروری ہے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ کونسی منت شرعی ہوتی ہے اس کا کرنا لازم اور کونسی منت شرعی نہیں بلکہ عرفی اور اس کی ادائیگی ضروری نہیں۔

شرعی منت وہ کام جو اللہ کی طرف واجب ہیں اسی کے مثل اپنے ذمہ لازم کرنا مثلاً کوئی اللہ کے لئے اپنے اوپر اتنے دن کا اعتکاف یا روزہ یا اتنی رکعت نماز واجب کرے۔

عرفی منت وہ کام جو اللہ کی طرف سے واجب نہیں اسے اپنے ذمہ لینا مثلاً کوئی کہے فلاں بیماری کی عیادت یا غوث پاک کی گیارہویں کرے گا یا فلاں کام ہو گیا تو داتا صاحب کے مزار پر چادر چڑھاوے گا

شرعی منت کا حکم شرعی منت ماننے سے اس کا پورا کرنا واجب ہوتا ہے اور منت صرف دل ہی دل میں ارادہ کرنے سے واجب نہیں ہوتی بلکہ زبان سے ادائیگی ضروری ہے حتی دل میں اگر ایک دن کا اعتکاف یا ایک روزہ رکھنے کا ارادہ تھا مگر زبان سے چار دن نکل گیا تو چار دن کا واجب ہو گیا۔

شرعی منت کے شرائط منت واجب ہونے کی پانچ شرطیں ہیں (۱) منت ایسے کام کی ہو جو اللہ کی طرف سے واجب ہو جیسے نماز' روزہ' صدقہ' حج (۲) وہ کام عبادت مقصودہ سے ہو جس کی تفصیل ابتداء کتاب میں مذکور ہے (۳) عین واجب کی منت نہ ہو بلکہ مثل واجب کی منت ہو مثلاً کسی نے کہا میں فجر پڑھوں گا تو یہ منت صحیح نہیں کہ فجر تو پہلے ہی واجب ہے (۴) کسی گناہ کے کام کی منت نہ ہو (۵) کسی ایسے کام کی منت نہ ہو جس کا کرنا محال ہو۔

واجب اعتکاف کے احکام واجب اعتکاف کے بھی تمام احکام وہی ہیں جو سنت مؤکدہ اعتکاف کے ہیں علاوہ چند احکام کے جس کی وضاحت ذیل میں بیان کی جاتی ہے۔ مختصر یہ کہ غروبِ آفتاب سے پہلے اعتکاف کی نیت سے مسجد کے اندر داخل ہو جائے اس اعتکاف میں بھی انہیں عذر کی وجہ سے مسجد سے نکلنا جائز ہے جن عذروں کے لئے سنت مؤکدہ اعتکاف میں نکلنا جائز ہے۔

واجب اعتکاف کی نیت **نَوَیْتُ اَنْ اَعْتَکِفَ وَاجِبَ اْلاَعْتِکَافِ لِلّٰہِ تَعَالیٰ** میں نے اللہ کے لئے منت اعتکاف کی نیت کی۔

﴿وہ امور جو واجب اور سنت اعتکاف میں فرق ہے﴾

(۱) سنت مؤکدہ اعتکاف میں قبل نیت یا قبل پروگرام کسی قسم کی کوئی شرط نہیں لگائی جا سکتی لیکن واجب (منت کے) اعتکاف

میں منت مانتے وقت شرط لگا سکتے ہیں لیکن اس شرط کا صرف دل میں ارادہ ونیت کر لینا کافی نہیں بلکہ منت مانتے وقت ہی اس شرط کی زبان سے ادائیگی ضروری ہے ورنہ اس شرط کا کچھ اعتبار نہ ہوگا اور یہ شرط باطل ہوگی مثلاً منت مانتے وقت ہی زبان سے یوں ادا کرے کہ اگر میرا فلاں کام ہوگیا تو میں اتنے دن کا اعتکاف کروں گا اور فلاں، فلاں کام کے لئے مسجد سے نکلوں گا تو یہ شرط درست ہوگی اور اس کا اعتبار ہوگا پھر (منت کا) واجب اعتکاف کرنے کے بعد ان ذکر کردہ کاموں کے لئے مسجد سے نکل سکے گا۔ اور اگر زبان سے یہ الفاظ نہ کہے کہ فلاں، فلاں کام کے لئے نکلوں گا بلکہ صرف دل میں ارادہ کیا تو اب اعتکاف کے بعد ان کاموں کے لئے مسجد سے نہ نکل سکے گا اسی طرح اعتکاف کرتے وقت ان کاموں کی نیت کی بلکہ زبان سے بھی ان کاموں ذکر کیا جب بھی اس کا اعتبار نہ ہوگا اور ان کاموں کے لئے مسجد سے نہ نکل سکے گا۔

﴿کن کاموں کی شرط لگانا جائز ہے؟﴾

منت کے وقت ہر کام کی شرط لگانا درست نہیں بلکہ وہ کام جو امور دینیہ سے ہوں مثلاً نماز جنازہ میں شرکت کرنا، مریض کی عیادت کرنا، علم دین سیکھنے کے لئے مجلس میں جانا، یعنی فرائض یا واجبات اور سنتوں کے سیکھنے کے لئے۔

واجب اعتکاف کے دیگر مسائل اگر کسی نے صرف ایک دن (صرف دن دن) کے اعتکاف کی منت مانی تو اس میں رات داخل نہیں لہذا طلوع فجر (نماز فجر کا وقت شروع ہونے) سے پہلے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں داخل ہوجائے اور غروب آفتاب کے بعد نکل جائے اور اگر ایک دن سے زائد کی منت مانی اور صرف دن ہی دن کی نیت کی تو لگاتار یا متفرق طور پر صرف دن دن میں اعتکاف کرسکتا ہے لیکن صرف رات ہی رات کے اعتکاف کی منت مانی تو یہ منت صحیح نہیں کہ اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے اور رات میں روزہ نہیں ہوتا اور رات و دن دونوں کی منت مانی تو رات و دن دونوں کا اعتکاف کرنا واجب ہوگا اسی طرح اگر مطلق ایک دن یا ایک دن سے زائد کی منت مانی تو رات و دن اعتکاف کرنا واجب ہوگا اور ایک دن سے زائد کی منت مانی اور اس میں کچھ نیت نہ کی تو لگاتار اتنے دن اعتکاف کرنا واجب ہوگا الگ الگ دن متفرق طور پر اعتکاف نہیں کرسکتا لہذا ان صورتوں میں غروب آفتاب سے پہلے مسجد میں داخل ہونا ہوگا اور جس دن پورا ہو اس دن غروب آفتاب کے بعد نکلنا ہوگا مثلاً چار دن کی منت مانی تو کسی دن مثلاً پیر کی شام غروب آفتاب سے پہلے مسجد میں داخل ہوجائے اور جمعہ کی شام غروب آفتاب کے بعد نکل جائے چار دن کا منت اعتکاف پورا ہوجائیگا۔

اور اگر کوئی یوں منت مانے کہ فلاں کام ہوگیا تو دو دن کا اعتکاف کرے گا اور دن کہہ کر رات مراد لی تھی تو اسکا یہ کہنا اور دل

میں ارادہ کرنا صحیح نہیں دن رات اعتکاف کرنا واجب ہوگا اگر ان دنوں میں اعتکاف کرنے کی منت مانی جن دنوں میں شرعاً روزہ رکھنا حرام ہے (یعنی عیدالفطر اور ۱۰ تا ۱۳ ذی الحج پانچ دن) اول تو ان دنوں میں اعتکاف کی یا روزہ رکھنے کی منت ہی نہ مانی جائے لیکن مان لیا تو اسکا پورا کرنا واجب ہے لہذا کسی دوسرے دن اعتکاف کی قضاء کرے کہ جس دن روزہ رکھنا جائز ہے اور قسم بھی تھی تو اسکا کفارہ بھی دے یعنی دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلائے اور جس کو دن میں کھلائے اسی کو رات میں بھی کھلائے یا روزانہ ایک مسکین کو دو کلو پینتالیس گرام (۲:۴۵) آٹا یا اس کی قیمت دیدے۔

اگر کسی نے کسی معین دن یا معین مہینہ کے اعتکاف کی منت مانی تو اسی دن یا اسی ماہ اعتکاف کرنا واجب ہوگا مثلاً یوں کہے کہ اگر میرا فلاں مقصد پورا ہوا تو بدھ کے دن یا محرم کے مہینہ کا اعتکاف کرونگا تو بدھ ہی کے دن یا محرم ہی کے مہینہ کا اعتکاف کرنا واجب ہوگا اور اگر معین دن یا ماہ نہ کہا یا معین دن یا ماہ تو کہا لیکن معلق نہ کیا تو اسی دن یا اسی ماہ اعتکاف کرنا واجب نہیں بلکہ جب چاہے کرسکتا ہے مثلاً اس طرح منت مانی کہ میرا فلاں کام ہوگیا تو میں اتنے دن یا ماہ کا اعتکاف کروں گا یا یوں کہا کہ میرے ذمہ اللہ کے لئے فلاں دن یا فلاں مہینہ کا اعتکاف ہے۔

اگر کسی گزرے ہوئے مہینہ کی منت مانی تو یہ منت صحیح نہیں مثلاً کہا اگر میرا فلاں کام ہوگیا تو محرم کے مہینہ (جو گزر چکا ہے) کا اعتکاف کرونگا۔ اگر کسی نے اعتکاف کی منت مانی اور اسکا انتقال ہوگیا تو جتنے دن کے اعتکاف کی منت تھی ہر دن کے بدلے صدقہ فطر کی مقدار یعنی دو کلو پینتالیس گرام (۲:۴۵) آٹا یا اس کی قیمت مسکین کو صدقہ کی جائے بشرطیکہ اس نے وصیت کی ہو اور اس پر وصیت کرنا واجب ہے اور اگر وصیت نہ کی ہو اور ورثاء اس کی طرف سے صدقہ () کردیں تو جائز ہے بلکہ بہتر ہے لیکن اس کے ورثاء پر واجب نہیں۔

اگر کسی نے ایک مہینہ کے اعتکاف کی منت مانی تو جس مہینہ میں چاہے اعتکاف کرے مگر مسلسل ایک مہینہ اعتکاف کرنا واجب ہوگا جس میں دن اور رات دونوں شامل ہونگے البتہ اگر منت مانتے وقت زبان سے یہ کہہ دیا تھا کہ صرف دن ہی دن میں اعتکاف کرے گا تو رات شامل نہ ہوگی صرف دن کا اعتکاف واجب ہوگا اور اس صورت مسلسل اور متفرق ہر طور پر اعتکاف کرسکتا ہے۔

منت کا واجبی اعتکاف توڑنے یا ٹوٹنے کا حکم منت کا واجبی اعتکاف قصداً توڑے یا بلا قصد ٹوٹ جائے کہ اصلِ مسجد سے بغیر عذر جان بوجھ کر یا بھول کر نکل گیا یا کسی عذر کی وجہ سے توڑنے یا چھوڑنے پر مجبور ہوگیا مثلاً بیمار ہوگیا یا مسجد سے نکلنے پر مجبور

کیا گیا یا جنون وبیہوشی طاری ہوگئی بہر صورت اس کی قضا واجب ہے۔

منت اعتکاف کی قضا کا حکم اگر منت کا اعتکاف معین دن یا کسی معین مہینے کا تھا تو باقی جو دن رہ گئے ان کی قضا کرے اور اگر معین دنوں یا مہینے کی منت نہ تھی اور نہ ہی تسلسل سے اعتکاف کی منت تھی جب بھی باقی دنوں کی قضا کرے۔ اور اگر تسلسل کے ساتھ اعتکاف کرنا واجب ہوا تھا یعنی مسلسل دس دن یا ایک ماہ اعتکاف کرنے کی منت تھی تو از سر نو پورا اعتکاف کرنا ہوگا۔

اعتکاف کا فدیہ اعتکاف خواہ سنت مؤکد قضا چھوڑ کر مرا یا منت کا ہر کا فدیہ ہے البتہ سنت مؤکدہ میں ایک ہی دن کا فدیہ ہے جبکہ منت میں جتنے دن کی منت ہوگی اتنے دن کا فدیہ بھی ہوگا تو اگر کسی نے اعتکاف کی منت مانی اور اسکا انتقال ہوگیا تو جتنے دن کے اعتکاف کی منت تھی ہر دن کے بدلے صدقہ فطر کی مقدار یعنی دو کلو پینتالیس گرام (۲:۴۵) آٹا یا اس کی قیمت مسکین کو صدقہ کی جائے بشرطیکہ اس نے وصیت کی ہو اور اس پر وصیت کرنا واجب ہے اور اگر وصیت نہ کی ہو اور ورثاء اس کی طرف سے صدقہ (فدیہ) کردیں تو جائز ہے بلکہ بہتر ہے لیکن اس کے ورثاء پر واجب نہیں۔

﴿(۳) نفلی اعتکاف کا بیان﴾

نفلی اعتکاف وہ اعتکاف جو منت اور رمضان المبارک کے عشرۂ اخیرہ کے علاوہ ہو۔

نفلی اعتکاف کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں اور نہ ہی اس کے لئے روزہ رکھنا شرط ہے بلکہ جب بھی مسجد میں جائے اعتکاف کی نیت کرلے جب تک مسجد میں رہیگا معتکف رہے گا اور بغیر محنت ثواب ملتا رہے گا لیکن نیت اعتکاف ضروری ہے اگرچہ دل ہی میں ارادہ کرلے اور جیسے ہی مسجد سے نکلے گا اعتکاف ختم ہوجائیگا اور یہ اعتکاف ہر شخص کو مسجد میں داخل ہوتے وقت کرلینا چاہئے کہ بغیر محنت کا ثواب نہ کھونا چاہیے۔

نفلی اعتکاف کی نیت **نَوَيْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِكَافِ** میں نے سنت اعتکاف کی نیت کی۔

نفلی اعتکاف کا حکم نفلی اعتکاف کا حکم نفلی اعتکاف کرنے والا جب کبھی مسجد سے عذر بے عذر نکلے گا خواہ حاجت شرعیہ یا حاجت طبعیہ ہی کے لئے نکلے بہر صورت نکلتے ہی نفلی اعتکاف ٹوٹ جائیگا نفلی اعتکاف ٹوٹنے یا توڑنے کی صورت میں اس کی قضا نہیں کہ نکلتے ہی ختم ہوجاتا ہے بعض حضرات رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تین، چار دن کا نفلی اعتکاف کرتے ہیں ان کا بھی وہی حکم ہے جو عام نفلی اعتکاف کا حکم ہے اور انہیں چاہئے کہ جب کبھی عذر یا بلا عذر مسجد سے نکلیں تو داخل ہوتے وقت ہر بار اعتکاف کی نیت کرلیں ورنہ وہ اعتکاف سے نہ ہوں گے اور انہیں مسجد میں کھانے، پینے اور سونے کی اجازت نہ ہوگی ایسے حضرات یہ نہ سمجھیں کہ

پہلی مرتبہ داخل ہوتے وقت تین یا چار دن کے نفل اعتکاف کی نیت کر لی تو اتنے دنوں کیلئے یہی نیت کافی ہوگئی بلکہ جب عذر یا بغیر عذر مسجد سے نکلیں گے اسی وقت ان کا اعتکاف ختم ہو جائے گا لہذا ہر مرتبہ داخل ہوتے وقت نیت اعتکاف ضروری ہے اور اعتکاف کی نیت کرنا ہرگز نہ بھولیں ورنہ انہیں مسجد میں سونا، کھانا، پینا وغیرہا جائز نہ ہوگا اور بغیر نیت اعتکاف یہ سب کام مسجد میں کرنا سخت گناہ ہے۔

معتکف کے لئے مسجد میں کن کاموں کی اجازت ہے؟

(۱) معتکف کو مسجد میں کھانے، پینے اور سونے کی اجازت ہے لیکن صرف کھانے کے لئے اعتکاف نہ کیا جائے بلکہ ثواب اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کیا جائے اور پھر کھانے کی ضرورت پیش آ جائے تو کھانے میں حرج نہیں۔

(۲) جائز گفتگو کر سکتا ہے لیکن ضرورت سے زیادہ بات مسجد میں نہ کی جائے اگرچہ اعتکاف کی نیت سے ہو اور لایعنی و فضول باتوں سے ہمیشہ ہی بچنا ہر مسلمان پر لازم ہے خواہ مسجد میں ہو یا کہیں

(۳) کپڑے بدلنا، تیل، کریم، عطر وغیرہا

(۴) ناخن اور ناک، مونچھ کے بال کاٹنا لیکن اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ مسجد میں نہ گرے اس کے لئے کوئی کپڑا بچھا لے اسی طرح کھانے پینے کی اشیاء بھی نہ گرنے دے دستر خوان اس کے لئے لگا لینا ضروری ہے۔

معتکف اور فنائے مسجد سنت مؤکدہ اور واجب اعتکاف کرنے والا فنائے مسجد میں بغیر عذر جائے گا تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا جس کا مکمل تذکرہ گزشتہ صفحات میں تفصیل کے ساتھ کیا جا چکا ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ فنائے مسجد میں بلا ضرورت بھی جا سکتا ہے اس سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا حتی کہ امام مؤذن کے حجرے اور استنجاء خانہ وغیرہ میں بھی جانے سے ان کے نزدیک اعتکاف فاسد نہیں ہوتا یہ ان کی سخت غلطی ہے

مردوں کا اعتکاف مرد ہر قسم کا اعتکاف مسجد میں کرے پہلی دو قسم یعنی سنت مؤکدہ اور واجب اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے بغیر روزہ سنت مؤکدہ اور واجب اعتکاف نہ ہوگا گزشتہ صفحات میں اعتکاف کے تمام تر مسائل مردوں سے متعلق ہیں۔

عورتوں کا اعتکاف ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں دس دنوں کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں وفات عطا فرما دی پھر آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن اعتکاف کرتی تھیں (بخاری و مسلم) لہذا عورتوں کو بھی اعتکاف کی اس عظیم سعادت سے محروم نہیں ہونا چاہیئے۔

عورتوں کے لئے اعتکاف کی شرطیں عورتوں کے سنت مؤکدہ اور واجب اعتکاف صحیح ہونے کے لئے سات شرطیں ہیں (۱) مسلمان صحیح العقیدہ ہونا (۲) عاقل ہونا (۳) اعتکاف کی نیت کرنا (۴) مسجد بیت ہونا (۵) روزہ دار ہونا (۶) جنابت سے پاک ہونا (۷) حیض ونفاس سے پاک ہونا۔

حیض وہ خون جو عورت کے اگلے مقام سے عادتاً آتا ہے جس کی کم سے کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔ اگر ماہواری کے دن آنے والے کہ رمضان کے آخری دس دنوں کا اعتکاف نہ سکے گا تو وہ سنت مؤکدہ اعتکاف نہ کریں کہ ماہواری شروع ہوتے ہی اعتکاف ٹوٹ جائے گا اور اس ایک دن کی قضا واجب ہوگی البتہ نفلی اعتکاف کرنے میں حرج نہیں۔

نفاس وہ خون جو عورت کے اگلے مقام سے بچہ پیدا ہونے کے بعد آتا ہے جس زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے کم کی کوئی مدت نہیں

نوٹ ان دوخون کے علاوہ جو آئے وہ بیماری کا ہے اس حالت میں نماز روزہ تمام عبادت جائز بلکہ نماز روزہ ادا کرنا فرض ہے اس کے تفصیلی مسائل بہار شریعت حصہ دوم میں ملاحظہ کریں۔

عورتوں کو مسجد حرام ونبوی کے سوا دوسری مسجدوں میں جانا مطلقاً ممنوع ومکروہ ہے۔

مسجد بیت گھر میں جو جگہ نماز کے لئے خاص کی جائے۔

ہر مرد وعورت کے لئے مستحب ہے کہ وہ گھر میں ایک جگہ نماز کے خاص کرلیں کہ مردوں کو بھی نفل نماز گھر پڑھنا افضل ہے۔

سنت مؤکدہ اعتکاف کے لئے شادی شدہ عورتوں پر لازم وضروری ہے کہ وہ اپنے شوہروں سے اجازت لے لیں کہ بغیر شوہر کی اجازت سنت مؤکدہ اعتکاف کرنا جائز نہیں۔ شوہر کی اجازت سے عورت نے اعتکاف شروع کر دیا تو اب شوہر منع نہیں کرسکتا بلکہ اب اسے منع کرنا بھی جائز نہیں اور منع کرنے پر عورت پر اس کی فرمانبرداری ضروری نہیں۔

قضا کا طریقہ یہ ہے کہ ایک دن کی قضا معتکفہ پر لازم ہے یعنی جس دن توڑا صرف اسی دن کی قضا کرنی ہوگی سب دن کی قضا نہیں اگرچہ پہلے ہی دن ٹوٹے یا دو، چار دن بعد یا آخری دن بہرصورت ایک ہی دن کی قضا ہے اور یہ قضا اسی رمضان میں بھی ہوسکتی جبکہ ماہوری سے فارغ ہوجائے اور غیر رمضان یا آئندہ رمضان میں سال کے پانچ دنوں (عید فطر، ۱۰ تا ۱۳ ذی الحجہ) کے علاوہ جب چاہے کرسکتی ہے اس کے لئے روزہ شرط ہے بغیر روزہ اعتکاف کی قضا نہیں ہوسکتی لیکن جتنی جلد ادا کرلیا جائے اچھا ہے کہ کب موت آجائے اور آدمی اپنے ذمہ حق اللہ بقایا لے جائے۔ قضا اعتکاف کے لئے بھی غروب آفتاب سے پہلے مسجد بیت میں نیت کے ساتھ

داخل ہونا ضروری ہے۔

قضا اعتکاف کی نیت کا طریقہ نَوَیْتُ اَنْ اَعْتَکِفَ قَضَاءَ السُّنَّۃِ مِنْ رَمَضَانَ میں نے رمضان کے قضا سنت اعتکاف کی نیت کی۔

جن سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ھے مسجد بیت سے بغیر عذر نکلنا جائز نہیں بغیر عذر نکلنے سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا اگرچہ گھر کے کسی اور حصہ میں عورتوں کو مسجد بیت سے نکلنے کے وہی عذر ہیں جو مردوں کے لئے ہیں جن کا تذکرہ ہر قسم کے اعتکاف کے بیان میں تحریر کر دیا گیا ہے مختصر یہ کہ بغیر عذرِ طبعی یا مجبوری قصداً یا بھول کر مسجد بیت سے نکلنا اعتکاف کو فاسد و باطل کر دیتا ہے۔ اسی طرح بچوں کے پیشاب' پاخانہ کرانے دھلانے وغیرہا کے لئے نکلنے سے بھی اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح اعتکاف کے دوران ماہواری آ جائے جب بھی اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے اس پر لازم ہے کہ فوراً اپنا اعتکاف ختم کر دے اور بعد میں ایک دن کی قضا کر لے مسجد بیت میں رہتے ہوئے اپنے گھریلو کام مثلاً سبزی وغیرہ کاٹنا سلائی وغیرہ کے کام کر سکتی ہیں لیکن زیادہ تر وقت عبادت اور ذکر الٰہی' دینی کام' تبلیغ' درس' مطالعہ اور تصنیفی کام میں گزارنا بہتر ہے۔

امیر دعوت اسلامی کے پیر کا فتوی

سوال ہماری مسجد میں محراب کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا کمرہ ہے جس میں قرآن رکھے ہیں اور یہیں سے اذان دی جاتی ہے اگر معتکف اس کمرہ میں چلا جائے تو کیا اعتکاف ٹوٹ جائے گا؟

جواب جی ہاں اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ (وقار الفتاوی ص ۲۴۷ ج ۱) اس کے علاوہ بہت سے ملفوظ فتاوی جات اور ایک مصدقہ اعتکاف کے رسالہ میں بھی اس قسم کے کئی فتاوے درج ہیں۔

صدر الشریعہ کا فتوی کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مفسد اعتکاف بے عذر خروج از حد مسجد یعنی جہانتک مسجد کا احاطہ ہے جیسے یہاں کی مسجد کے سامنے حجرہ وغیرہ ہے یا کہ خروج از اصل مسجد جہانتک نماز پڑھی جاتی ہے اور اعلان وقت سحر کے لئے گھنٹہ وغیرہ بجانا عذر ہے یا نہیں؟

الجواب فنائے مسجد جو جگہ مسجد سے باہر اس سے ملحق ضروریات مسجد کے لئے ہے مثلاً جوتا اتارنے کی جگہ اور غسل خانہ وغیرہ ان میں جانے سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا بلا اجازتِ شرعیہ اگر نکل کر باہر چلا گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائیگا فنائے مسجد اس معاملہ میں حکم مسجد میں ہے سحری کے اعلان کے لئے فنائے مسجد میں جا سکتا ہے (فتاوی امجدیہ ص ۳۹۹ ج ۱) اور بہار شریعت میں حضور صدر

الشریعہ علیہ الرحمہ نے جہاں حاجت شرعیہ کاذکر فرمایاوہاں یہ بھی درمختار، ردالمحتار کے حوالہ سے بیان فرمایا "یا اذان کہنے کے لئے منارہ پر جانا جب کہ منارہ پر جانے کے لئے باہر ہی سے راستہ ہواور اگر منارہ کا راستہ (مسجد کے) اندر سے ہوتو غیر مؤذن (وہ معتکف جو مؤذن نہیں یا اذان دینے کی غرض سے نہیں جارہا ہے) بھی جاسکتا ہے مؤذن کی تخصیص نہیں" (ص ۱۲۵ ج ۵) درمختار و شامی (ص ۱۸۱ ج ۲) سیدی وسندی وجدی حضور صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی علیہ رحمۃ القوی نے اپنے فتوے میں یہ تحریر فرمایا ہے "بلا اجازت شرعیہ اگر نکل کر باہر چلا گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا" اور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ نے جو یہ لکھا کہ اور غسل خانہ وغیرہ ان میں جانے سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا یہ اس صورت میں ہے جب وہ حاجت طبعہ کے وقت اس جگہ جائے گا اسی لئے تو آگے ارشاد فرمایا بلا اجازت شرعیہ اگر نکل کر باہر چلا گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا پھر اس کے بعد تحریر فرماتے ہیں فنائے مسجد اس معاملہ میں حکم مسجد میں ہے سحری کے اعلان کے لئے فنائے مسجد میں جاسکتا ہے اور حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کا یہ فرمانا اس سوال کے جواب میں ہے (سوال یہ ہے) کہ سائل نے پوچھا ہمارے یہاں کی مسجد کے سامنے حجرہ وغیرہ ہے یا کہ خروج از اصل مسجد جہاں تک نماز پڑھی جاتی ہے اور اعلان وقت سحری کے لئے گھنٹہ وغیرہ بجانا عذر ہے یا نہیں) اس سے یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ اعلان سحری کے معاملہ میں معتکف کے لئے فنائے مسجد حکم مسجد میں ہے اعلان سحری حاجت شرعیہ ہے اور فتاوی امجدیہ کے سوال سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اعلان سحری کی جگہ حجرہ ہے جو مسجد ہی کے گوشے کی طرح ہے اور اس کا راستہ بھی مسجد کے اندر ہی سے ہے اس لئے جانے کی اجازت ہے اس کے سواء دوسری ضرورت جو نہ شرعی ہو نہ طبعی مثلاً حقہ، بیڑی، سگار وغیرھا کے لئے فنائے مسجد میں جانے کی ہرگز اجازت نہیں۔

امام اھل سنت کا فتوی

احقر کا فتوی   الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ رمضان المبارک کے عشرۂ اخیر میں سنت مؤکدہ اعتکاف کرنے والا بیڑی، سگریٹ، حقہ پینے اور صابن سے ہاتھ دھونے کے لئے وضوخانہ ودیگر فنائے مسجد کے حصہ میں جاسکتا ہے یا نہیں امیر دعوت اسلامی مولانا الیاس قادری صاحب نے اپنے ایک فتوے میں فتاوی رضویہ وفتاوی امجدیہ کے حوالے سے جانا جائز قرار دیا ہے جس کی فوٹو کاپی سوال کے ساتھ منسلک ہے جواب باصواب سے مطلع فرمائیں۔

سائل... محمد اکبر قادری

پتہ... لیاقت آباد کراچی

باسمہ تعالیٰ

الجواب اعتکاف واجب ہو یا سنت مؤکدہ دونوں کا حکم یہ ہے کہ معتکف کو مسجد سے بغیر عذر نکلنا حرام ہے اگر معتکف بغیر عذر نکلا اگرچہ بھول کر نکلا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا عالمگیری میں ہے و اما مفسداته فمنها الخروج من المسجد فلا يخرج المعتكف من معتكفه ليلا و نهارا الا بعذر و ان خرج من غير عذر ساعة فسد اعتكافه سواء كان الخروج عامدا او ناسيا (ص ۲۱۲ ج ۱) بہار شریعت میں ہے'اعتکاف واجب میں معتکف کو مسجد سے بغیر عذر نکلنا حرام ہے اگر نکلا تو اگرچہ بھول کر نکلا ہو یونہی یہ اعتکاف سنت بھی بغیر عذر نکلنے سے جاتا رہتا ہے (ص ۱۲۵ ج ۵) معتکف کو مسجد سے نکلنے کے صرف دو عذر ہیں ایک حاجت طبعی جو مسجد میں پوری نہ ہو سکے جیسے پیشاب، پاخانہ استنجاء وضو اور غسل مگر غسل اور وضو کے لئے مسجد سے باہر نکلنے میں یہ شرط ہے کہ یہ دونوں کام مسجد میں نہ ہو سکتے ہوں اگر کسی صورت ہو سکتے ہوں تو ان دونوں کاموں کے لئے بھی باہر نکلنا اعتکاف کو فاسد کر دے گا (بہار شریعت ملخصا (ص ۱۲۵ ج ۵) اور آپ نے جو فتوی امیر دعوت اسلامی کا تحریر کردہ ارسال کیا ہے جس پر بہت سے خطبائے مساجد کی تصدیقات ہیں وہ فتوی درست نہیں جس کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالی کے نزدیک اعتکاف اس مسجد میں کرنا جائز ہے جس میں پانچوں نمازیں باجماعت ہوتی ہوں ھدایہ میں ہے و عن ابى حنيفة رحمة الله تعالى عليه انه لايصح الا فى مسجد جماعة يصلى فيه الصلوات الخمس لانه عبارة انتظار الصلوة فيختص بمكان يودى فيه یعنی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے منقول ہے کہ اعتکاف درست نہیں سوائے اس مسجد کے جس میں پانچوں نمازیں باجماعت ہوتی ہوں اس لئے کہ وہ ایک ایسی عبادت ہے جس میں نماز کا انتظار ہوتا ہے تو اعتکاف ایسی جگہ (مسجد) کے ساتھ خاص ہے جس میں وہ باجماعت نماز ادا کرے (ص ۲۲۹ ج ۱) لیکن مفتی بہ قول یہ ہے کہ اعتکاف کے لئے مسجد کا جامع ہونا شرط نہیں بلکہ مسجد جماعت میں بھی اعتکاف ہو سکتا ہے اور مسجد جماعت وہ ہے جس میں امام و مؤذن مقرر ہوں اگرچہ اس میں پنجگانہ جماعت نہ ہوتی ہو اور آسانی اسی میں ہے کہ مطلقا ہر مسجد میں اعتکاف صحیح ہے اگرچہ وہ مسجد جماعت نہ ہو خصوصا اس زمانہ میں کہ بہت سی مسجدیں ایسی ہیں جن میں نہ امام ہیں نہ مؤذن كذا فى بہار شریعت (ص ۱۲۲ ج ۵) درمختار میں ہے فی مسجد جماعة هو ما له امام و مؤذن اديت فيه الخمس او لا و عن الامام اشتراط اداء الخمس فيه و صححه بعضهم و قالا يصح فى كل مسجد و صححه السروجي و اما الجامع

فیصح فیه مطلقا اتفاقا شامی میں ہے و ان لم یصلوا فیه الصلوات کلها ح عن البحر و فی الخلاصة و غیرها و ان لم یکن ثمة جماعة (ص ۱۷۶ ج ۲) اسی طرح طحطاوی علی الدر میں بھی ہے (ص ۴۷۲، ۴۷۳ ج ۱) درمختار میں ہے و حرم علیه ای علی المعتکف اعتکافا واجبا اما النفل فله الخروج لانه منهٍ (اسم فاعل من انهی ای متمم للنفل) له لا مبطل کما مر الخروج الا لحاجه الانسان طبعیة کبول و غائط و غسل لو احتلم و لایمکنه الاغتسال فی المسجد کذا فی النهر (ص ۱۸۰ ج ۱) یعنی اور اعتکاف واجب میں معتکف کو مسجد سے بغیر عذر نکلنا حرام ہے لیکن نفل اعتکاف میں اس کو نکلنا جائز ہے اس لئے کہ نفلی اعتکاف کرنے والا اپنا اعتکاف مکمل کر رہا ہے نہ کہ اسے باطل کر رہا ہے اور (واجب وسنت مؤکدہ اعتکاف کرنے والے کو) مسجد سے نکلنا مفسد اعتکاف وحرام ہے مگر حاجت انسانی کے لئے جیسے پیشاب، پاخانہ، اگر احتلام ہوجائے تو غسل کے لئے وہ بھی اس وقت جبکہ مسجد کے اندر غسل کرنا ممکن نہ ہو اسی طرح نہر میں بھی ہے۔ لہذا اعتکاف کرنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ مسجد میں اس جگہ اعتکاف کریں جس حصہ کو نماز پڑھنے (مسجد) کے لئے خاص کیا گیا ہو اور بلا ضرورت شرعیہ اس جگہ سے باہر فنائے مسجد میں بھی نہ جائیں ورنہ اعتکاف فاسد ہو جائے گا اور فنائے مسجد میں اعتکاف کرنا جائز نہیں اس لئے کہ وہ جگہ نماز کے لئے خاص نہیں کی جاتی ہے بلکہ دیگر مصالح مسجد کے لئے ہوتی ہے اور جب وہاں اعتکاف کرنا جائز نہیں تو وہاں معتکف کو بلا ضرورت شرعیہ وطبعیہ جانا کیسے جائز ہوگا اور عورتوں کو بھی گھر میں اس جگہ اعتکاف کرنے کا حکم دیا گیا ہے جس کو انہوں نے نماز کے لئے خاص کیا ہے درمختار میں ہے إمرأة فی مسجد بیتها اس پر علامہ شامی تحریر فرماتے ہیں و هو المعد لصلاتها الذی یندب لها و لکل احد اتخاذه کما فی البزازیه نهر (ص ۱۷۶ ج ۱) یعنی عورت اعتکاف کرے اپنے گھر کی مسجد (مسجد بیت) میں اور یہ وہ جگہ ہے جو نماز کے لئے مقرر ہے کہ جس کا معین کرنا عورت بلکہ ہر ایک کے لئے مستحب ہے۔ اور اس جگہ سے اسے بلا ضرورت شرعیہ وطبعیہ باہر جانا جائز نہیں۔ مولانا الیاس قادری صاحب نے جواب میں جو دو عبارتیں استدل کے طور پر پیش کی ہیں ان میں یہ نہیں لکھا ہے کہ معتکف بلا ضرورت شرعیہ فنائے مسجد میں جاسکتا ہے بلکہ سیدی و سندی و جدی حضور صدر الشریعه بدر الطریقه مفتی امجد علی علیه رحمة القوی نے تو یہ تحریر فرمایا ہے "بلا اجازت شرعیہ اگر نکل کر باہر چلا گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا" اور صدر الشریعه علیه الرحمه نے جو یہ لکھا کہ اور غسل خانہ وغیرہ ان میں جانے سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا یہ اس صورت میں ہے جب وہ حاجت طبعہ کے وقت اس جگہ جائے گا اسی لئے تو آگے ارشاد فرمایا بلا اجازت شرعیہ اگر نکل کر باہر چلا گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا پھر اس کے بعد

تحریر فرماتے ہیں فنائے مسجد اس معاملہ میں حکم مسجد میں ہے سحری کے اعلان کے لئے فنائے مسجد میں جا سکتا ہے اور حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کا یہ فرمانا اس سوال کے جواب میں ہے (سوال یہ ہے) کہ سائل نے پوچھا ہمارے یہاں کی مسجد کے سامنے حجرہ وغیرہ ہے یا کہ خروج از اصل مسجد جہاں تک نماز پڑھی جاتی ہے اور اعلان وقت سحری کے لئے گھنٹہ وغیرہ بجانا عذر ہے یا نہیں) اس سے یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ اعلان سحری کے معاملہ میں معتکف کے لئے فنائے مسجد حکم مسجد میں ہے اعلان سحری حاجت شرعیہ ہے اور بہار شریعت میں حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ نے جہاں حاجت شرعیہ کا ذکر فرمایا وہاں یہ بھی در مختار، ردالمحتار کے حوالہ سے بیان فرمایا ''یا اذان کہنے کے لئے منارہ پر جانا جب کہ منارہ پر جانے کے لئے باہر ہی سے راستہ ہو اور اگر منارہ کا راستہ (مسجد کے) اندر سے ہو تو غیر مؤذن (وہ معتکف جو مؤذن نہیں یا اذان دینے کی غرض سے نہیں جا رہا ہے) بھی جا سکتا ہے مؤذن کی تخصیص نہیں'' (ص ۱۲۵ ج ۵) در مختار و شامی (ص ۱۸۱ ج ۲) اس سے ثابت ہوا کہ غیر مؤذن اعلان سحری کی جگہ مسجد کے اندر سے راستہ ہونے کی صورت جا سکتا ہے اور فتاوی امجدیہ کے سوال سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اعلان سحری کی جگہ مینارہ ہے جو مسجد ہی کے گوشے کی طرح ہے اور اس کا راستہ بھی مسجد کے اندر ہی سے ہے اس لئے جانے کی اجازت ہے اس کے سواء دوسری ضرورت جو نہ شرعی ہو نہ طبعی مثلاً حقہ، بیڑی، سگار وغیرھا کے لئے فنائے مسجد میں جانے کی ہرگز اجازت نہیں اور اعلی حضرت مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے فتوی کا جو حوالہ دیا اس میں اس مدرسے کے بارے میں اعلی حضرت نے جانے کی اجازت دی ہے جو مسجد میں ہے اور اس میں بھی یہ شرط رکھی کہ اس میں اور مسجد میں راستہ فاصل نہ ہو اور اس مسجد و مدرسہ میں صرف ایک فصیل سے مسجد کا امتیاز کا کیا گیا ہے اور اعلی حضرت نے اس مدرسہ کو فنائے مسجد بھی قرار نہیں دیا جیسا کہ مولانا الیاس قادری صاحب نے گمان کر لیا ہے بلکہ یہ فصیل اس بات کو واضح کرنے کے لئے ہے کہ یہ جگہ مدرسہ میں بھی استعمال ہو سکتی ہے نہ یہ کہ وہ حصہ مسجد کا ہے اور یہ حصہ صرف مدرسہ کا ہے بلکہ وہ بھی مسجد ہی کا حصہ ہے چنانچہ امام اہل سنت نے وہاں حوالہ بھی نقل فرمایا ہے و ھذا ما قال الامام الطحاوی ان حجرۃ ام المؤمنین من المسجد فی رد المحتار عن البدائع لو صعد ای المعتکف المنارۃ لم یفسد بلا خلاف لانھا منہ لانہ یمنع فیھا من کل ما یمنع فیہ من البول و نحوہ الخ اور اس مقام پر امام اہل سنت نے شرح معانی الآثار کے حوالے سے ایک حدیث بھی نقل فرمائی ہے عن ابن عمر رضی اللہ عنھما انہ جاء و الامام یصلی الصبح و لم یکن صلی الرکعتین قبل صلاۃ الصبح فصلاھما فی حجرۃ حفصۃ رضی اللہ تعالی عنھا ثم انہ صلی مع الامام ففی ھذا الحدیث عن ابن عمر رضی اللہ

تعالی عنهما انه صلاهما فی المسجد لان حجرۃ حفصۃ رضی اللہ تعالی عنها من المسجد یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مسجد میں تشریف لائے اور اس وقت امام فجر کی نماز پڑھا رہے تھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سنت فجر نہیں پڑھی تھی تو انہوں نے حضرت ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ میں دو رکعت سنت فجر ادا فرمائی پھر نماز فجر (فرض) کی دو رکعت امام کے ساتھ ادا فرمائی اس حدیث سے ثابت ہوا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرض کی دو رکعتیں مسجد میں ادا فرمائی اس لئے کہ ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حجرہ مبارکہ مسجد ہی کا حصہ و گوشہ ہے۔ واضح رہے کہ جب فنائے مسجد کو مسجد قرار دے دیں تو معتکف بلا ضرورت شرعیہ بھی وہاں جا سکتا ہے اس لئے کہ اب وہ جگہ مسجد (نماز پڑھنے کی جگہ) ہوگئی اور اب اس جگہ غسل، وضو، پیشاب، پاخانہ، استنجاء وغیرہا نہیں کر سکتے کہ یہ سب کام مسجد میں ناجائز و حرام ہیں فتاوی شامی میں ہے و عدم الجواز فی المسجد یعنی مسجد میں یہ سب کام ناجائز ہیں (ص ۴۴۵ ج ۲) البتہ اگر فرض غسل اور وضو مسجد میں بغیر مسجد کی بے ادبی کے ہو سکتے ہوں تو مسجد ہی میں کئے جائیں گے ورنہ مسجد کے باہر کرنا ہوگا نیز یہ کہ اگر فنائے مسجد میں بلا عذر طبعی و شرعی جانا درست ہوتا تو حضور اقدس ﷺ نے اپنے اعتکاف سنت کے دوران جب سر دھونے کی ضرورت محسوس فرمائی تو کیوں نہ حجرۂ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں تشریف لے گئے جبکہ یہ حجرہ فنائے مسجد ہی تھا بلکہ اپنا سر اقدس مسجد سے باہر حجرہ میں کر دیتے اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور ﷺ کے سر اقدس کو دھو دیتی تھیں چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے عن عائشة رضی اللہ تعالی عنها قالت کان رسول اللہ اذا اعتکف ادنی الی راسه و هو فی المسجد فارجله و کان لا یدخل البیت الا لحاجه الانسان متفق علیه یعنی ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ اعتکاف فرماتے تو اپنا سر اقدس میرے قریب فرما دیتے جبکہ خود مسجد میں ہوتے تو میں آپ کے سر اقدس کو کنگھی کر دیتی اور حضور ﷺ گھر میں داخل نہ ہوتے مگر انسانی حاجت ہی کے لئے (بخاری، مسلم ☆ بحوالہ ص ۱۸۳) پھر یہ کہ اگر بالفرض فنائے مسجد اعتکاف کے حق میں مسجد ہونا مان لیا جائے تو اب تمام مفتیان کرام کو یہ فتویٰ دینا لازم ہوگیا کہ نفس اعتکاف اصل مسجد میں کرنے کا حکم دیں اور پھر مسجد میں نفس اعتکاف کی نیت کرنے کے بعد فنائے مسجد میں قیام کا حکم دیں کہ اس زمانہ میں چند اشخاص کے سوا سب ہی مسجد کے آداب اور اس کے تقدس کا لحاظ ہی نہیں کرتے اور ہر قسم کی باتیں اور بسا اوقات لہو و لعب بھی کرتے ہیں اور ائمہ حضرات بھی بہ آسانی اعتکاف کر سکتے ہیں اور نفس اعتکاف کی نیت اصل مسجد میں کرلیں اور پھر اپنے مسجد کے گھر میں عبادات وغیرہ سر انجام دیں۔

عطاء المصطفی اعظمی

دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی

۲۹صفر المظفر ۱۴۲۰ھ ۱۵جون ۱۹۹۹ء

الجواب صحیح

مفتی عبدالعزیز حنفی غفرلہ

مفتی عطاء المصطفی اعظمی غفرلہ

۷جمادی الاخری ۱۴۲۲ھ ۲۷ اگست ۲۰۰۱ء

آداب مسجد

(۱)مسجد میں سیدھے پاؤں سے داخل ہوں

(۲)مسجد میں داخل ہوتے وقت أَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ پڑھیں

(۳)جب مسجد میں داخل ہوں سلام کریں

(۴)مسجد میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کریں(بِسْمِ اللّٰهِ دَخَلْتُ وَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ نَوَيْتُ سُنَّةَ الِاعْتِكَافِ)

(۵)مسجد سے نکلتے وقت بایاں پاؤں باہر رکھیں اور یہ دعا پڑھیں أَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

(۶)بغیر نیت اعتکاف مسجد میں کچھ کھانا پینا جائز نہیں

(۷)مسجد کا فرش کھانے پینے وغیرہ کی اشیاء سے خراب وگندہ نہ کریں کہ یہ ناجائز ہے

(۸)وضو کرنے کے بعد بدن سے پانی کا قطرہ مسجد کے فرش پر نہ گرنے دیں

(۹)مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا کہ جس سے دھمک آئے منع ہے

(۱۰)مسجد میں چھینک آئے کھانسی آئے توحتی المقدور آواز آہستہ کریں اسی طرح ڈکار کو ضبط کریں

(۱۱)گمی ہوئی چیز مسجد میں نہ ڈھونڈھیں

(۱۲)ذکر کے سوا آواز بلند نہ کریں

(۱۳)مسجد میں دنیا کی اور لایعنی باتیں نہ کریں البتہ اگر کوئی دینی بات کسی سے کرنی ہوتو قریب جا کر آہستہ سے کہیں نہ کہ بلند آواز سے

(۱۴)مسجد میں شور وغل نہ کریں

(۱۵)ضرورت سے زیادہ بات نہ کریں

(۱۶)تمسخر ویسے ہی ممنوع ہے مسجد میں اور سخت ناجائز ہے کہ یہ سب نیکیوں کو اس طرح کھا جاتی ہیں جیسے اُگ لکڑی کو کھا جاتی ہے

(۱۷)لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگیں

(۱۸)جگہ کے متعلق کسی سے جھگڑا نہ کریں

(۱۹)مسجد میں تھوک کھنکار دالنا ممنوع ہے

(۲۰)اس طرح نہ بیٹھیں کہ دوسروں کے لئے جگہ میں تنگی ہو

(۲۱)نمازی کے آگے سے نہ گزریں

(۲۲)مسجد میں تھوک کھنکار نہ ڈالیں

(۲۳)انگلیاں نہ چٹکائیں

(۲۴)نجاست اور بچوں اور پاگلوں سے مسجد کو بچائیں

(۲۵) ذکر الٰہی کی کثرت کریں

(۲۶)تمسخر ویسے ہی ممنوع ہے مسجد میں اور سخت ناجائز ہے

(۲۷)فرشِ مسجد پر کوئی چیز نہ پھینکی جائے بلکہ آہستہ سے رکھی جائے

(۲۸)مسجد میں حدث مثلاً ریح کا اخراج منع ہے ضرورت ہوتو باہر چلا جائے لہذا معتکف کو چاہئے کہ تھوڑا کھائے پیٹ

خیال رکھے کہ قضائے حاجت کے وقت کے سوا کسی وقت اخراج ریح کی حاجت نہ ہو وہ اس کے لئے باہر نہیں جا سکتے

(۲۹) مسجد کو راستہ بنانا یعنی اس میں سے ہو کر گزرنا ناجائز ہے

(۳۰) مسجد کا کوڑا جھاڑ کر کسی ایسی جگہ نہ ڈالیں جہاں بے ادبی ہو

(۳۱) مسجد میں اپنے لئے سوال کرنا حرام ہے اور سائل کو دینا بھی منع ہے

(۳۲) مسجد میں کچا لہسن پیاز یا بودار چیز کھانا یا کھا کر جانا جائز نہیں جب تک بو باقی ہو کہ فرشتوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے یونہی بدبودار کپڑے پہن کر مسجد میں جانا جائز نہیں

(۳۳) گرمی کی وجہ سے مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے کہ مسجد کی بے ادبی ہے البتہ اگر مسجد جماعت پر تنگ ہو جائے کہ نیچے جگہ نہ رہے تو باقی لوگ چھت پر صف بندی کر لیں یہ بلا کراہت جائز ہے کہ اس میں ضرورت ہے بشرطیکہ حالِ امام مشتبہ نہ ہو

(۳۴) صحن مسجد بھی جزو مسجد ہے اس میں نماز مسجد ہی میں نماز ہے اور اس کے وہی آداب ہیں جو اندر کے ہیں صحن کسی حکم میں مسجد سے جدا نہیں

(۳۵) مٹی کا تیل چونکہ بدبو دار ہوتا ہے لہذا اسے مسجد میں لے جانا یا وہاں لیجا کر جلانا حرام و ناجائز ہے مگر جب کہ اس کی بدبو کافور وغیرہ سے دور کر دی جائے تو اب کوئی حرج نہیں

(۳۶) مسجد میں روایات صحیحہ اور حمد و نعت کے اشعار پڑھنا شرع مطہرہ کے مطابق ہوں تو جائز ہیں کہ مسجد ذکر الٰہی کے لئے بنیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بھی ذکر الٰہی ہے جس سے برکتیں آتی اور بلائیں جاتی ہیں مولائے کریم ہمیں حسن ادب کی توفیق بخشے آمین